بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا رونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا رونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب

رونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ خواہ کسی دنیاوی پریشانی یا غم کی وجہ سے آنسو نکلیں، یا تلاوتِ قرآن کرتے، قرآن سنتے اور دعا مانگتے ہوئے آنکھوں سے آنسو جاری ہوں، حتی کہ خوفِ خدا کی وجہ سے نماز کی حالت میں بھی آنسو نکل آئیں تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ بلکہ نماز اور دعا میں خوفِ خدا سے رونا تو احادیثِ مبارکہ سے بھی ثابت ہے۔ لہٰذا محض رونے یا آنکھوں سے آنسو نکلنے کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹتا؛ کیونکہ آنسو پاک رطوبت ہے اور جسم سے نکلنے والی پاک رطوبتیں، جیسے پسینہ اور تھوک وغیرہ، وضو کو نہیں توڑتیں۔

سنن الکبری للنسائی میں ہے: ”عن مطرف، عن أبيه، قال: «أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي، ولجوفه أزيز كأزيز المرجل» يعني يبكي“ ترجمہ: حضرت سیِّدُنا مطرف رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (سیدنا عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ) سے راوی، وہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے پیٹ میں ہانڈی کی سی کھولن تھی یعنی رو رہے تھے۔ (السنن الکبری للنسائی، جلد 10، صفحہ 387، مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

حضرت علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ ”مرقاۃ“ میں ”شرح منیہ“ کے حوالے سے فرماتے ہیں: ”وفي شرح المنية: إذا بكى فيها وحصل منه صوت مسموع فإن كان من ذكر الجنة أو النار أو نحوهما لم يقطعها; لأنه بمنزلة الدعاء بالرحمة والعفو“ ترجمہ: جب کوئی نماز میں روئے اور وہ آواز ایسی ہو کہ جس کو سنا جا سکتا ہو اگر یہ آواز جنت و دوزخ کا ذکر سن کر نکلی تو نماز کو باطل نہیں کرے گی کیونکہ ایسی صورت میں یہ آواز بمنزلہ دعا، طلبِ رحمت اور معافی مانگنے کے ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 02، صفحہ 291، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

دعا کرتے ہوئے رونے کے متعلق فضائلِ دعا میں ہے: ”(دعا کے دَوران) آنسو ٹپکنے میں کوشش کرے اگرچِہ ایک ہی قَطرہ ہو کہ دلیلِ اِجابَت (یعنی قَبولیت کی دلیل) ہے۔ رونا نہ آئے تو رونے کا سا منہ بنائے کہ نیکوں کی صُورت بھی نیک (یعنی اچھی) ہے۔“ (فضائل دعا، صفحہ 81، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

رونے اور صرف آنسو نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، چنانچہ تحفۃ الفقہاء میں ہے: ”وأما إذا كان الخروج من غير السبيلين فإن كان الخارج طاهرا مثل الدمع والريق والمخاط والعرق واللبن ونحوها لا ينقض الوضوء بالإجماع وإن كان نجسا ينقض الوضوء“ ترجمہ: اور اگر نجاست کا نکلنا دونوں راستوں (پیشاب اور پاخانے کی جگہ) کے علاوہ کسی اور جگہ سے ہو، تو اگر خارج ہونے

والی چیز پاک ہو، جیسے آنسو، تھوک، ناک کی رطوبت، پسینہ، دودھ وغیرہ، تو بالاجماع اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور اگر خارج ہونے والی چیز ناپاک ہو تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (تحفۃ الفقہاء، جلد 01، صفحہ 18، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

نوٹ: البتہ یہ یاد رہے کہ اگر آنکھوں سے نکلنے والا پانی کسی بیماری (مثلاً آنکھ دکھنا یا آشوبِ چشم، یا دکھتی آنکھ) سے بہے اور ایسی جگہ پہنچ جائے جسے وضو یا غسل میں دھویا جاتا ہے (یعنی آنکھ سے باہر آجائے) تو وہ پانی شرعاً نجس (ناپاک) ہے اور اس کی وجہ سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

فتاوی رضویہ میں امام اہل سنت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "جو سائل چیز بدن سے بوجہِ علت خارج ہو ناقضِ وضو ہے مثلاً آنکھیں دُکھتی ہیں یا جسے ڈھلکے کا عارضہ ہو یا آنکھ، کان، ناف وغیرہا میں دانہ یا ناسور یا کوئی مرض ہو ان وجوہ سے جو آنسو، پانی بہے، وضو کا ناقض ہوگا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 349، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

دکھتی آنکھ سے نکلنے والے پانی سے متعلق مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: "خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وُضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وُضو جاتا رہا۔۔۔۔ اگر بہا مگر ایسی جگہ بہ کر نہیں آیا جس کا دھونا فرض ہو تو وُضو نہیں ٹوٹا۔ مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر آنکھ کے اندر ہی پھیل گیا باہر نہیں نکلا۔۔۔۔ آنکھ، کان، ناف، پستان وغیرہا میں دانہ یا ناصُور یا کوئی بیماری ہو، ان وُجوہ سے جو آنسو یا پانی بہے وُضو توڑ دے گا۔" (بہار شریعت، ج 01، ص 304-305، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

دکھتی آنکھ سے نکلنے والا پانی نجاست غلیظہ ہے۔ جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے: "دکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے نجاست غلیظہ ہے۔" (بہار شریعت، ج 01، ص 390، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5351

تاریخ اجراء: 01 ربیع الاول 1448ھ/15 اگست 2026ء